۶

کس منہ سے کہے لب جان بخش کا بیان
جو سے جنہوں نے احمد مختار کی زبان
کیا دُرّ آبدار ہیں اس دُرج میں نہان
گویا کہ موتیوں کا خزانہ ہے یہ دہان
ذرّے زمیں پہ عکس سے تارے چمکتے ہیں
جس وقت لب کھلے تو ستارے چمکتے ہیں

۵

رخسار ہیں ضیا میں قمر سے زیادہ تر
جس پر ٹھہر سکی نہ کبھی شمس کی نظر
ریش مخضّب اور یہ رخ شاہ بحر و بر
پیدا ہیں صاف معنیٔ واللیل والقمر
قرآں سے عیاں ہے بزرگی امام کی
کھائی قسم خدا نے اسی صبح شام کی

۴

قربان کمان ابروی مولا پہ جان و دل
گر ماہ نو کہیں تو ہے تشبیہ مبتذل
چشم غزال دشت ختن چشم سے خجل
دیکھا جسے کرم سے خطائیں ہوئیں بحل
پُتلی لسان قدرت نما بیقرار ہے
گریاں ہیں وہ یہ گردش لیل و نہار ہے

خیر النسا کی باغ پہ آمد خزاں کی ہے

بس ای انیس طول کیسکو نہین پسند
ہر حسینم گریہ ناک تو ہر دل ہی دردمند
مقبول ہو اگر کوئی اس مرثیہ کا بند
رتبہ مرا ہی شہ کی غلامو نہین ہو دو چند
ہون ہندی صحیح و غلط کی خبر نہین
جن سی خطا ہو وہ ملک امین بشر نہین
فقط

روتا ہوا چلا سوی صحرا وہ خستہ جان
یہان آئی لاش شاہ پہ زینب بصد فغان
ہلتا تہا حلق کرتی تہی جو وقت وہ بیان
ہی ہی حسین ہای شہنشاہ انس و جان
بہیا خیال زینب تشنہ جگر نہین
مقتل مین خواہر آئی ہی تمکو خبر نہین

مقتل سی روتا پیٹتا زعفر ہوا روان
یہان گہر گی بیبیو مین سردار انس و جان
زخمون سی چور ہو گیا سب جسم ناتوان
گہوڑی سی جب گری تو قیامت ہوئی عیان
پاس ادب کیا نہ ستمگر نین شاہ کا
سجدی مین تن سی کاٹ لیا سر حسین کا